علم کی برکت

عارفہ خاتون
ٹیچر عبدالحکیم پبلک اسکول ساٹھی، ضلع مغربی چمپارن (بہار)

بچو! علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل ودماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل لگتے ہیں۔ ہر ایک نیکی اور خیر و بھلائی کا اثر نیکی اور بھلائی کرنے والے کی زندگی تک ہی باقی رہتا ہے، لیکن علم کا فیض ہمیشہ ہمیش ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔ تعلیم ایک دیوی ہے جس کا سایہ پڑتے ہی انسان آدمی بن جاتا ہے۔ علم لازوال، لافانی اور ختم نہ ہونے والی دولت ہے اور مصیبت و پریشانی اور پیری و ضعیفی میں یارِ غمگسار اور تفریح طبع کا مشغلہ ہے۔ علم بڑی دولت ہے، علم سے نجات ملتی ہے، علم کے آگے مال و دولت کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ جس آدمی میں علم نہیں، وہ آدمی نہیں جانور ہے اور جس گھر میں کوئی علم والا نہیں وہ گھر نہیں، جانوروں کا ڈربہ ہے اور جس ملک میں علم کا رواج نہیں وہ ملک نہیں، حیوانات کا جنگل ہے۔ علم طاقت ہے۔ ایک عالم میں ایک لاکھ جاہلوں کے برابر طاقت ہوتی ہے۔ ایک محتاج آدمی جو دولتِ علم سے بہرہ ور ہے وہ بے علم بادشاہ سے بہتر ہے۔ عالم کا ایک دن جاہل کی تمام عمر سے زیادہ ہے۔

جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہشمند ہو وہ سب سے پہلے یہ طے کرلے کہ تحصیل علم سے اس کا مقصد کیا ہے۔ اگر صرف تکبر، نمود و نمائش اور دکھاوا کے لیے پڑھتا ہے تو یاد رہے کہ وہ اپنا دشمن ہے اور اگر علم سے جہالت کا دور کرنا، تاریکی سے روشنی کی طرف لے آنا، دوسروں تک پہنچانا، لوگوں کی صحیح رہنمائی کرنا اور خدا کی رضا جوئی اور خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہے اور ظاہری نمائش منظور نہیں تو بہت بہتر ہے۔ جو شخص صرف دنیا کے لیے علم سیکھتا ہے تو علم اس کے دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔ دنیا میں سب سے بڑی بدبختی جہالت اور علم سے محرومی ہے۔

ہر زمانے میں موسم بہار موجود رہتا ہے یعنی انسان ہر وقت اور ہر عمر میں علم و ہنر حاصل کرسکتا ہے۔ علم خواہ کتنا بھی حاصل ہوجائے، لیکن ہمیشہ اس کو تھوڑا خیال کرنا چاہیے اور کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کہ ہم نے تمام چیزوں کا علم حاصل کرلیا ہے بلکہ عاجزی وانکساری اور تواضع کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے، مگر جہاں علم کی روشنی ہوتی ہے وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

یہ علم کا نقص ہے کہ اس میں اضافہ اور بڑھوتری کا خیال نہ ہو۔ مزید علم کی خواہش نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہے۔ جہاں انسان نے یہ خیال کیا کہ میں کامل ہوگیا وہیں اس کا زوال شروع ہوگیا۔

تعلیم خودداری کا سبق پڑھاتی ہے اور خودداری بیداری کی حالت پیدا کرتی ہے۔علم روح کو غنی کرتا ہے اور مال جسم کو،جس نے علم حاصل نہیں کیا اس نے روح کو مفلس بنادیا۔علم وہی دیرپا اور مستقل کہلاتا ہے جو اپنی کوشش اور تجربہ سے حاصل ہو۔

علم عالم کی وہ آنکھ ہے جس سے وہ برائی اور بھلائی میں تمیز کرسکتا ہے۔علم جتنا کامل ہوتا جائے گا اتنا ہی انسان اپنے آپ کو ناقص خیال کرے گا۔علم اور نیکی کا میدان ایسا وسیع ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ جو شخص اس میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے وہ ہر ایک ساعت میں زیادہ عاقل اور پہلے سے بہتر ہوتا جاتا ہے۔

دو حریص ایسے ہیں جن کی حرص کبھی ختم نہیں ہوتی۔ایک علم کا حریص، چاہے اسے کتنا ہی علم حاصل ہوجائے، دوسرا مال کا حریص چاہے اسے ساری دنیا مل جائے۔

ایک فلاسفر کا قول ہے کہ اگر خدا اپنے دائیں ہاتھ میں علم اور بائیں ہاتھ میں تلاش علم لے کر مجھے آزادی دے کہ میں ان دونوں میں سے جسے چاہوں پسند کرلوں تو میں بغیر کسی جھجک یا رکاوٹ کے فوراً تلاش علم کے لیے ہاں کہہ دوں گا۔

چراغ جس طرح جلائے بغیر روشنی نہیں دیتا اسی طرح علم بھی بغیر عمل کے فائدہ نہیں دیتا۔

بڑی اور موٹی موٹی کتابوں کو ازبر یاد کرلینے سے وہ مرتبہ نہیں ملتا جو فقط ایک جملے کو غور وفکر کی آنکھوں میں جگہ دینے سے آتا ہے:

صاحب الفاظ کو دفتر سے بھی سیری نہیں
صاحب معنیٰ کو صرف اک لفظ کافی ہوگیا

بچو! آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں جس سے اس کی مزید وضاحت ہوجائے گی۔

مکتب کے چند طالب علم دریا کے کنارے اپنا سبق یاد کررہے تھے۔ وہیں ایک ماہی گیر بھی مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔طلبا میں لفظ مخنث پر بحث ہورہی تھی۔ان کی اس علمی بحث کا یہ حصہ اس ماہی گیر کے کان میں بھی پڑ گیا کہ مخنث اس کو کہتے ہیں جس میں مذکر ومؤنث کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔اتفاقاً ماہی گیر کے جال میں ایک روز ایک ایسی خوبصورت مچھلی آئی کہ جس کو انعام پانے کے لیے اس نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کردیا۔بادشاہ مچھلی کی خوبصورتی دیکھ کر نہایت متاثر ومتعجب ہوا اور انعام دینے کے بجائے اس نے اس مچھلی کے جوڑے کی فرمائش کردی اور یہ شرط بھی لگادی کہ اگر جوڑا نہیں ملا تو تم کو ہلاک کردیا جائے گا۔ ماہی گیر کو بجائے انعام حاصل کرنے کے اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ کیونکہ ایسی مچھلی کا دستیاب ہونا ایک اتفاقیہ امر تھا نہ کہ کسی محنت کا نتیجہ۔خوش قسمتی سے اس کو مخنث والی بحث یاد آگئی۔فوراً بادشاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت! یہ مچھلی نہ مذکر ہے نہ مؤنث بلکہ مخنث ہے،لہٰذا اس کا جوڑا ملنا ناممکن ہے۔ بادشاہ یہ معقول جواب سن کر اپنے ارادہ سے باز آگیا اور ماہی گیر کو معقول انعام دے کر رخصت کیا۔

بچو! دیکھا آپ نے علم کی برکت اور اس کے ایک لفظ نے ماہی گیر کی جان بچادی۔تو آپ بھی دل وجان لگا کر علم حاصل کریں تاکہ مصیبت وپریشانی میں یہ علم آپ کے کام آئے۔ ○○